احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 50

منگل 14 دسمبر 2010ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 14 دسمبر 2010ء 7 محرم 1432 ہجری 14 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 254

آنحضرت ﷺ انسانی قدروں کو پامال کرنے والی تمام بدعادات اور روایات کو ختم کرنے کیلئے آئے تھے

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھے اور بلاشبہ سرداران بہشت میں سے ہیں

اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھیں، یہ واقعہ کربلا پر جذبات کا بہترین اظہار ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 دسمبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں حضرت مصلح موعود کے ایک شعر کے حوالہ سے فرمایا کہ اس میں واقعہ کربلا کی طرف اشارہ ہے اور اس دردناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جو ظلموں کی چکی میں پیسا جا رہا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ مظلوم قتل کے نتیجے میں یہ اعزاز پاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت امام حسین اور حضرت امام حسن جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور پھر فرمایا کہ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو میرے ان نواسوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا اور اسی طرح ناپسندیدگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپؓ کے قاتل یقیناً اللہ تعالیٰ کا غضب پانے والے ہوئے۔ آنحضرت ﷺ انسانی قدروں کو قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آنحضرتؐ تو ان تمام بدعادات اور روایات کو ختم کرنے آئے تھے جس سے انسانی قدریں پامال ہوتی ہیں۔ آپؐ نے تو کفار سے بھی عفو و نرمی کا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دشمنوں کے لئے انصاف اور حد اعتدال میں رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ واقعہ کربلا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح نعشوں کی بے حرمتی کی گئی، اس طرح شاید کوئی خبیث ترین دشمن ہی کرسکتا ہو، نہ کہ ایک کلمہ پڑھنے والا اور اپنے آپ کو اس رسول ﷺ سے منسوب کرنے والا جس نے انسانی قدروں کے قائم رکھنے کی اپنے ماننے والوں کو بڑی سختی سے تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت امام حسینؓ اور آپ کے ساتھیوں نے ایک صحیح مقصد کیلئے اپنی جانیں قربان کردیں۔ آپؓ حکومت نہیں چاہتے تھے بلکہ آپؓ حق کو قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔ پس کامیاب حضرت امام ہوئے نہ کہ یزید۔ حضرت امام حسین کی قربانی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔ حق کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے دنیا میں حق قائم اور پھیلا دیا۔ ہمیں بھی دعاؤں کے ذریعہ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلائے رکھے۔ محرم کا مہینہ ہمیں یہ بھی سبق دیتا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں۔ زمانے کے امام کے مقاصد کے حصول میں درود شریف، دعاؤں اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور یزیدی صفت لوگوں کے سامنے استقامت دکھاتے ہوئے ہمیشہ ڈٹے رہیں۔ استقامت کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ملتی ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے دعا اور صبر کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس مہینے میں کثرت سے درود شریف پڑھیں۔ یہ سب سے بہترین اظہار ہے جذبات کا جو کربلا کے واقعہ پر ہوسکتا ہے۔ آنحضرتؐ پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ درود ہماری ذات کیلئے بھی برکتوں کا موجب بننے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود حضرت امام حسینؓ کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا تھا اور ظالم تھا۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی آل کی محبت کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضور انور نے خطبہ کے آخر پر مکرم مہدی ٹپانی صاحب آف زمبابوے، مکرم ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب آف گیمبیا اور مکرمہ عزت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ابو احمد بھونیا صاحب مرحوم بنگلہ دیش جو کہ مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک کی والدہ ہیں کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

رسول اللہؐ کے پیارے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے۔ تو آپ نے فرمایا حسن اور حسین۔ آپؐ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے میرے بیٹوں کو بلاؤ۔ پھر آپ ان دونوں کو گلے سے لگاتے اور بوسہ دیتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب مناقب الحسن و الحسین حدیث نمبر 3705)

ماہ محرم میں درود شریف کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 10 دسمبر 2010ء میں احباب جماعت کو درود شریف کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے جیسا کہ ایک مرتبہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس کی خاص تحریک فرمائی تھی۔ میں بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس مہینے میں درود بہت پڑھیں یہ سب سے بہترین اظہار ہے جذبات کا، جو کربلا کے واقعہ پر ہوسکتا ہے۔ جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کیلئے ہوسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

ایک یزید...... ایک حسینؓ

مظہر برلاس اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ایک یزید ہے، ایک حسینؓ ہے، ایک کا کردار منفی ہے، ایک مثبت کردار کا مالک ہے، یہ دونوں کردار یا ان کرداروں کے پیروکار اب بھی دنیا میں کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی صورت موجود ہیں تاریخ کے ان دو کرداروں کو چشم حقیقت سے دیکھا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک جھوٹ ہے ایک سچ ہے ایک باطل ہے ایک حق ہے، ایک بے دین ہے ایک دین دار ہے، ایک سیاہی ہے ایک روشنی ہے، ایک تاریکی ہے، ایک اجالا ہے، ایک فرات کے ایک طرف ہے، ایک فرات کے ایک اورطرف ہے، ایک ظالم ہے، ایک صابر ہے، ایک کے پاس دنیاوی جاہ وجلال اور ایک اور زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے ایک لادین قوت ہے ایک ایمان کی آخری انتہاؤں کو چھوتا ہے ایک خزاں کا نام ہے اور ایک بہاروں کے باثمر موسم کا نام، ایک سارے جہانوں کے لئے باعث افتخار ہے فرات کے ایک کنارے والا بے اصول ہے اور ایک کنارے والا اصولوں کا پاسدار ہے، ایک اقتدار پرست ہے، ایک اصول پرست ہے ایک کے گرد سارے ہوس پرست جمع ہیں ایک کے پاس چند باضمیر انسان ہیں ایک کے پاس فوج ہے اور ایک کے پاس چند جاں نثار ہیں ایک دین احمدؐ کی بربادی چاہتا ہے اور ایک دین محمدؐ کو بچانا چاہتا ہے۔

قارئین کرام! یہ ہے فرات کا منظر، دونوں کردار آپ کے سامنے ہیں ایک شیطانی راستوں کا مسافر ہے اور ایک کربلا کے دشت میں ایمان کے چراغ جلانے والا ہے آپ کو یاد ہوگا کہ 61ھ کو دس محرم کے روز نواسہ رسولؐ کو شہید کر دیا گیا تھا اس وقت کئی دانشور یزید کے حامی بن گئے تھے اکابرین کا ایک ہجوم یزید کا ہم خیال بن گیا تھا اور ان ضمیر فروشوں ہی کے باعث اولاد محمدؐ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا مفادات کے سارے اندھے یزیدی فوج میں شامل ہو گئے تھے لیکن پھر چھ سالوں بعد کیا ہوا 67ھ کو دس محرم کے روز فرات ہی کے کنارے ابن زیاد، ابن سعد، قیس ابن اشعث کندی، شمر، خولی بن یزید، عبداللہ بن قیس اور یزید بن مالک سمیت یزیدی ٹولے کے کئی اہم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یہ کام مختار کی فوج نے کیا جس کی قیادت ابراہیم نے کی۔ دس محرم 67ھ کی شام تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی تھی یزید کے ایک ہم خیال ابن زیاد کا سر کاٹ کر کوفہ کے دارالامارت میں رکھا جا چکا تھا آج پھر کوفہ میں جشن تھا مختار نے کوفیوں سے خطاب کے دوران کہا......" کوفہ والو! تم نے بے دین اور ابن زیاد کا انجام دیکھ لیا آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے جو بھی بے اصولی کرے گا اس کی موت اسی ذلت ورسوائی کے ساتھ ہوگی"۔

اب بھی دنیا میں ان کرداروں کے ماننے والے موجود ہیں میں جب بھی کشمیر، بوسنیا، فلسطین اور چیچنیا سمیت دنیا کے کئی علاقوں پر غور کرتا ہوں تو مجھے یزیدی اور حسینی قوتیں باہم لڑتے ہوئے نظر آتی ہیں آج بھی دنیا میں ظلم ہے آج بھی دنیا میں لادینی قوتیں ہیں اور بے اصولیاں بھی بہت ہیں ان بے اصولیوں کے خلاف آج بھی انسان برسرپیکار ہیں خون کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں عہد یزید کی طرح آج بھی کئی دانشور یزیدی قوتوں کے حامی ہیں کئی اکابرین ظالم قوتوں کے ہم خیال بنے ہوئے ہیں میں جب کشمیر، فلسطین اور چیچنیا سمیت کئی علاقوں کے بے آسرا مسلمانوں کو دیکھتا ہوں یا پھر مسلمان ملکوں میں بے دین اصولوں کی پرورش دیکھتا ہوں تو مجھے سید عارف کی نظم "ہم اور حسینؓ" بہت یاد آتی ہے اس نظم کا ایک حصہ بہت قابل غور ہے آپ بھی پڑھ لیجئے۔

ہے کربلا بھی وہی عہد ابتلا بھی وہی
غرور شبہ بھی وہی جاہ کا نشہ بھی وہی
وہی سروں کی قطاریں وہی دریدہ بدن
وہی ستم کا چلن ہے وہی ہے طوق و رسن
سنان وناوک وخنجر کے مرحلے بھی وہی
کہ ہیں سلاسل وزنداں کے سلسلے بھی وہی
قبائے خوں بھی وہی قتل گل تناں بھی وہی
ہے کارواں بھی وہی دشت بے اماں بھی وہی
فجور وفسق بھی ہے فتنہ وفساد بھی ہے
وہی یزید وہی شمر بھی زیاد بھی ہے
مگر حسینؓ سے اپنی رفاقتیں کیسی؟
ہزار مرثیے لکھیں کہ اشک برسائیں
ہزار نوحہ و ماتم کریں سلام پڑھائیں
تضاد قول وعمل ہے تو پھر حسینؓ کے ساتھ
تمام نسبتیں باطل، وفا کے دعوے غلط
کہاں حسینؓ کا کردار اور کہاں ہم لوگ
کہاں وہ صبر کا کہسار اور کہاں ہم لوگ
کہاں وہ پیکر ایثار اور کہاں ہم لوگ
کہاں رسولؐ کے اطوار اور کہاں ہم لوگ
کہ ہم ضمیر کا نیلام عام کرتے ہیں
ہر ایک یزید جہاں کو سلام کرتے ہیں

قارئین کرام! امام حسینؓ کی قربانی درس دیتی ہے کہ اصولوں کی خاطر ڈٹ جاؤ ضمیر فروشی نہ کرو، وقتی لالچ کے لئے بے اصولیاں نہ کرو، اسی میں ابدی حیات ہے کردار ہی تو ہوتا ہے جو انسان کی شخصیت کا تعین کرتا ہے دنیا میں دو ہی تو راستے ہیں ایک یزید کا راستہ ہے ایک راہ حسینؓ ہے جو چاہو اختیار کرو، فیصلہ وقت کرے گا کس نے ضمیر بیچا، کون اصولوں پر ڈٹ گیا کون تاریخ کے ہاتھوں مر گیا۔

(روزنامہ اوصاف 11 اپریل 2001ء)

....

حضرت امام حسینؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر میں

سوال: شہادت کی تعریف اور شہید کون ہوسکتا ہے؟

جواب: شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال، عزت آبرو بچانے پر مارا جاوے وہ بھی شہید ہے۔ مبطون، مطعون، غرق جو ہدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

سوال: امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں؟

جواب: امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دھوکا کیا گیا تھا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے بھی شہید ہوئے۔

سوال: امام حسینؓ کی شہادت کا ثبوت کیا ہے۔ امام حسینؓ اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: امام حسینؓ کی شہادت۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر وتقریر سے ثابت ہے، یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام امۃ خیرالامم نے مقدس لوگوں میں پھر نہ لیا ثابت ہے۔......اہل کوفہ نے نصرت وامداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہنچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر غداری کی۔

(بدر قادیان 25 فروری 1909ء ص3)

درس قرآن دیتے ہوئے ان تفسدوا فی الارض پر فرمایا میں تو جب اس کو پڑھتا ہوں تو یزید کے متعلق پاتا ہوں۔ اس پلید نے قطع رحم کیا بڑا ہی بدبخت تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی ذریت ہے۔ اس نے اتنی بڑی نسل کو بری طرح ضائع کیا۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1914ء ص6)

مکرم بشارت نوید صاحب

مکہ مکرمہ میں پہلی مرتبہ ریل سروس

امسال دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حج کے بابرکت موقعہ پر ریل سروس شروع کی گئی۔

ہر سال حج کے موقعہ پر بے شمار ٹریفک حادثات پیش آجانے کے باعث سعودی حکومت کو ریلوے لائن بچھانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ 6.7 بلین ریال (1.8 Billion US $) کی خطیر رقم سے مکہ مکرمہ میں حاجیوں کو دوران حج مختلف مقامات پر لے جانے کے لئے اس منصوبہ پر کام تین سال کی مدت میں مکمل کیا گیا۔ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے سعودی، فرنچ اور چائنیز کمپنیز کے 5 ہزار ملازمین نے محنت کی۔

یہ ریل سارا سال چلے گی اور ابتدائی مراحل میں اس ریل میں بیک وقت ایک لاکھ 70 ہزار مسافروں کو لے جانے کی گنجائش ہوگی۔ جب دوسرا اور تیسرا مرحلہ بھی مکمل ہو جائے گا تو اس کی گنجائش بیک وقت 2 ملین مسافروں کو لے جانے کی ہوگی۔

مکہ مکرمہ کے اندر اور باہر اس ریل میں سفر کرنے کے لئے تین مختلف قسم کی ٹکٹ ہیں۔ سات دن تک استعمال کی جانے والی ٹکٹ کی قیمت 250 سعودی ریال (67 US$) مقرر کی گئی ہے۔

آج سے پندرہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ نے قرآن اور احادیث کے ذریعہ جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ اس سال حج کے موقعہ پر ایک نئی شکل میں پوری ہوئی۔

کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ایسا ہی اُس نے نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بھی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک وہ نشان جس کو تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ اور حدیث میں پڑھتے ہو وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ ...... جس کی تکمیل کے لئے ارض حجاز میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل بھی طیار ہو رہی ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 8)

ملفوظات میں درج ہے کہ شہر سے باہر نکلتے ہی اونٹوں کی ایک قطار کھڑی تھی۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ "یہ بعینہٖ ریل گاڑی کی طرح ایک سلسلہ ہے اور کوئی جانور نہیں جس کو آگے پیچھے اس طرز سے باندھیں۔ گاڑیاں بھی اسی طرح باندھی جاتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 376)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

بعض برائیاں غیر محسوس طریق پر انسان کو اپنے دامن میں گرفتار کر لیتی ہیں ان میں سے ایک شرک بھی ہے۔ بعض ظاہری شرک نہ سہی شرک خفی میں مبتلا ہیں

ایک احمدی کا فرض ہے کہ اپنی حالتوں میں اور اپنے عملوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی عبادتوں کو ایسا بنائیں کہ خداتعالیٰ کی توحید ہماری عبادتوں میں بھی نظر آنے لگے

اصل فرائض کو چھوڑ دینا، سنت کو چھوڑ دینا یہ غلط طریق کار ہے۔ معاشرے میں ان بدعات سے بچنے کے لئے جہاد کے رنگ میں کوشش کرنی چاہئے

ہر وہ کام چاہے وہ Fun ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہئے

عیسائیت میں یا مغربی ممالک میں رائج ہالووین (Halloween) کی رسم کی جڑیں مشرکانہ عقائد میں پیوستہ ہیں اور اس کے بہت سے مضرات ہیں۔ احمدیوں کو خصوصیت سے اس بدرسم سے بچنے کی تاکیدی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 ر اکتوبر 2010ء بمطابق 29 ر اخاء 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النساء آیت 49 تلاوت کی اور فرمایا

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افتراء کیا ہے۔

جوں جوں انسان ایجادات کی وجہ سے ایک دوسرے کے قریب ہو رہا ہے۔ ایک مُلک کی ایجاد سے دوسرے مُلک کے باشندے جو ہزاروں میل دُور رہتے ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپس کے رابطوں نے جہاں ترقی کے راستے کھولے ہیں وہاں ایک دوسرے کی برائیاں بھی تیزی سے اپنائی جا رہی ہیں۔ برائیوں میں یا لہو ولعب میں کیونکہ جاذبیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ اپنی طرف زیادہ کھینچتی ہیں انسان انہیں اپنانے میں بڑی تیزی اور شدت دکھاتا ہے۔ یعنی اختیار کرنے میں جلدی بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ جوش بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ بھول جاتا ہے کہ وہ کون ہے؟ کن روایات کا حامل ہے؟ کس معاشرے میں اس کی اٹھان ہوئی ہے؟ کس مذہب سے اس کا تعلق ہے؟ خدا تعالیٰ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں پسند؟ اگر (۔) ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کا مقصدِ پیدائش کیا بتایا ہے؟ غرض کہ بہت سی غلط باتیں ہیں جو دنیا داری میں پڑنے اور ماڈرن بننے کے شوق میں ایک اچھے بھلے مذہبی رجحان رکھنے والے سے بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض احمدی بھی بعض باتیں معمولی سمجھ کر ان کو کرنے لگ جاتے ہیں جس کے انتہائی بدنتائج نکل سکتے ہیں۔

ان برائیوں میں سے جو غیر محسوس طریقے سے انسان کو اپنے دام میں گرفتار کر لیتی ہیں ایک شرک ہے اور وہ ایسی برائی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف برائی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے، یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی، اس میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کے مقابل پر کسی بھی قسم کا چاہے وہ معمولی سا بھی اظہار ہے جس سے خدا تعالیٰ کی توحید پر حرف آتا ہو، اللہ تعالیٰ کو قابلِ قبول نہیں ہے۔ پس ایک...... جو توحید پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتا ہے، اسے توحید کی باریکی کو سمجھتے ہوئے، شرک کی باریکی کو سمجھتے ہوئے اس ترقی یافتہ دنیا میں جہاں خدا تعالیٰ کی توحید کا ذرّہ برابر خیال نہیں رکھا جاتا، بڑا بچ بچ کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور خاص طور پر ہم احمدی (۔) کو تو یہ ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم نے تو زمانے کے امام کی بیعت ہی اس شرط پر کی ہے، اور اس شرط کو حضرت مسیح موعود نے سب سے پہلی شرط کے طور پر رکھا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

''بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو، شرک سے مجتنب رہے گا''۔............

کہنے کو تو یہ بڑی آسان بات ہے کہ.......... جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ کوئی بڑی شرط نہیں ہے۔ لیکن اگر غور کریں تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ............ میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں جو ظاہری شرک نہ سہی لیکن شرکِ خفی میں مبتلا ہیں۔ قبروں کی پوجا اگر ایک طبقہ ماتھا ٹیک کر کرتا ہے، قبروں پر جا کر سجدے کرتے ہیں تو دوسرا جو اگرچہ سجدہ تو نہیں کرتا لیکن چڑھاوے چڑھا کر دل میں خفی شرک لئے ہوئے ہوتا ہے۔ تیسرا اگر قبروں پر دعا کر رہا ہے تو دعا کرتے ہوئے بجائے خدا کے اس پیر فقیر سے جس کی قبر پر وہ دعا مانگ رہا ہوتا ہے، اُس سے مانگ رہا ہوتا ہے۔ اور ایسے تو کئی واقعات ہیں کہ عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے مانگا کہ ہمیں بیٹا دے تو بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ لیکن جب داتا دربار میں جا کر داتا صاحب سے مانگا تو بیٹا پیدا ہو گیا۔ اور عورتیں کیونکہ اکثر ایمان میں بھی کمزور ہوتی ہیں اور عموماً...... میں نمازوں اور عبادتوں کی طرف بھی رجحان نہیں رہا اس لئے عورتیں خاص طور پر اور مرد بھی عموماً ایسے واقعات ہونے پر خدا تعالیٰ پر ایمان میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ بعض دفعہ (ایمان) بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن حضرت داتا گنج بخش یا اور کسی پیر فقیر پر ان لوگوں کا خدا سے بڑھ کر ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ عورتیں اور مرد تقریباً یکساں اس میں شامل ہیں۔ پانچ نمازیں تو ہر ایک کو ایک بوجھ لگتی ہیں۔ اور آسان راستہ ان کے لئے یہی ہے کہ قبروں پر دعائیں کرنے اور منتیں مانگنے سے اپنے مسائل حل کروا لیں۔ اور کیونکہ یہ سلسلہ ایک

نسل کے بعد دوسری نسل میں چل رہا ہے اس لئے خدا تعالیٰ پر ایمان آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔

پچھلے دنوں میں ایک ہندو کی ایک نظم نظر سے گزری۔ اس کو مسلمانوں میں انہی بدعات کو دیکھتے ہوئے یہ جرأت پیدا ہوئی کہ اس نے ایک نظم لکھ دی کہ ہم ہندو جو ہیں دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں تو (۔) بھی قبروں پر جاتے ہیں اور پیروں فقیروں کو سجدے کرتے ہیں، ان کے پجاری ہیں۔ اس نے تو نعوذ باللہ یہاں تک کہہ دیا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا دیتے ہو۔ جو بہرحال ایک الزام ہے اور ایک حقیقی مومن پر انتہائی مکروہ الزام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ تو کوئی توحید کا علم بردار تھا، نہ ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ تو توحید کی تعلیم دینے والا کوئی تھا اور نہ ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر توحید کا فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے اپنے آپ پر اس توحید کو لاگو کرنے والا کوئی تھا، نہ ہوسکتا ہے۔ توحید کی حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر فوقیت دینے والا ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون اللہ تعالیٰ کو فوقیت دینے اور آپ کو حاصل کرنے میں بے چین ہوسکتا تھا۔ ان کی نبوت کے زمانہ سے پہلے کی تاریخ یہ گواہی دیتی ہے کہ گھنٹوں اور دنوں علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کی ایک دعا ہے۔ یہ دعا ہی خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے دلی خواہش اور بے چینی کا پتہ دیتی ہے۔ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور بڑے بے چین ہو کر یہ عرض کرتے ہیں کہ:

کہ اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ دے۔ اے اللہ! جو میری پسندیدہ چیزیں ہیں مجھے عطا کر۔ انہیں میرے لئے تقویت کا ذریعہ بنا دے، اپنی محبت میں بڑھنے کا ذریعہ بنا دے، ایمان میں ترقی کا ذریعہ بنا دے۔ اور جو میری پیاری چیزیں مجھ سے علیحدہ کرے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا کر۔

پس اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی محبت مانگتے ہیں تو اُس چیز کی جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور دنیا کی ہر پسندیدہ چیز کی محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا اور عرض کے ساتھ مانگتے ہیں کہ یہ مجھے دین میں بھی بڑھائے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں بھی بڑھائے۔ پس بعض لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم پیروں فقیروں کی قبروں پر اس لئے جاتے ہیں کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے پیارے تھے، اس کے بارہ میں بھی قرآن شریف میں آیا ہوا ہے، ان لوگوں کو تم استعمال کرتے ہو۔ بعض جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کے بھی یہی بہانے ہوتے ہیں کہ یہ ہم اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔ یہ بالکل غلط نظریات ہیں۔ یہ دعا اگر وہ پیروں فقیروں کی قبروں پر جا کرتے ہیں، اگر وہ شرک سے پاک ہیں، اگر وہ حقیقت میں نیک تھے تو ان پیروں فقیروں کی زندگی پر غور کرتے ہوئے دعا کرنے والے کو یہ دعائیں خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنانے والی ہونی چاہئیں۔ نہ یہ کہ وہ انہیں خدا تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کر کے یہ کہنے لگ جائیں کہ اس فقیر نے ہمیں اولاد دی تھی۔ اور اس وجہ سے پھر غیر مسلموں کو بھی (۔) پر اعتراض کرنے کا موقع ملے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے کا موقع ملے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کی تربیت کا اس قدر خیال تھا، قیامِ توحید کا اس قدر خیال فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ معمولی ریاء بھی شرک ہے۔ عبادت میں بھی اگر تم ریاء کرتے ہو، نمازیں پڑھتے ہوئے بھی ریاء کرتے ہو تو یہ بھی شرک ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ شرک سے بچو۔ شرک تم میں چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ یعنی چیونٹی کے پاؤں سے زمین پر جو نشان پڑ جاتے ہیں، اس سے بھی زیادہ باریک ہے۔ صحابہ نے اس پر عرض کیا کہ کس طرح بچیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھ کر کہا کہ یہ دعا پڑھا کرو کہ (۔) کہ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ جانتے بوجھتے ہوئے شریک ٹھہرائیں۔ اور لاعلمی میں ایسا کرنے سے ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔

(مسند احمد بن حنبلؒ، مسند ابوموسیٰ الاشعریؓ جلد 6 صفحہ 614-615۔ حدیث نمبر 19835۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ۔ بیروت۔ ایڈیشن 1998ء)

پس آپؐ نے تو ایک .... کو شرک سے بچنے کی ہمیشہ تلقین فرمائی ہے اور اس کے لئے یہی کہا اور ہمیشہ کہا کہ مَیں تو انسان ہوں۔ ایک عاجز انسان ہوں۔ کوئی آپؐ سے خوفزدہ ہو رہا ہے تو آپؐ فرماتے ہیں کہ مَیں تو ایک معمولی عورت کا بیٹا ہوں۔

خدا تعالیٰ نے بھی آپؐ سے یہی اعلان کروایا کہ (۔) (الکہف: 111) کہ مَیں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ اس لئے یہ بات تو بہرحال اس ہندو نے غلط لکھی کہ تم نے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا لیا۔ اگر ہم نے اپنے دیوی دیوتاؤں کو خدا بنایا ہوا ہے۔ یا کرشن وغیرہ کو انہوں نے خدا کا بڑا مقام دیا ہے تو کیا ہوا۔ لیکن یہ بات اس کی صحیح ہے کہ قبروں کو تم نے خدا کا مقام دے دیا ہے۔

پس (۔) کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ توحید کے علمبرداروں پر شرک کا الزام لگ رہا ہے۔ اس الزام کو عام (۔) تو دور نہیں کر سکتے لیکن ایک احمدی (۔) کا فرض بنتا ہے کہ اپنی حالتوں میں اور اپنے عملوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی عبادتوں کو ایسا بنائیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہماری عبادتوں میں نظر آنے لگے، ہمارے عملوں میں بھی نظر آنے لگے۔ دنیا کو بتائیں کہ قیامِ توحید کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی اب یہ قیامِ توحید ہوسکتا ہے۔ اور .... کی بھی کیونکہ حالت بگڑ گئی ہے اس لئے اب حضرت مسیح موعود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق ہیں، کی جماعت میں ہی شامل ہو کر توحید کے قیام کا حقیقی رنگ میں حق ادا ہوسکتا ہے۔ پس جب یہ احمدی کی ذمہ داری ہے اور شرائطِ بیعت کی پہلی شرط بھی یہ ہے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ اپنے آقا کی غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے توحید کے قیام کی کوشش کریں تو پھر ہمیں کس قدر احتیاط سے ہر قسم کے باریک شرک سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ہمیں نصیحت کرتے ہوئے رسالہ الوصیت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

پس یہ ایک احمدی کے فرائض میں داخل ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پر جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کو سمجھنے والے ہوں۔ زمانے کے امام کا معین و مددگار بنیں۔ اپنے ہر قول و فعل سے توحید کے قیام کی کوشش کریں۔ صرف (۔) کو نہیں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی توحید کے پیغام کے ذریعہ دینِ واحد پر جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے جو طریق حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا کہ تمہاری باتوں میں نرمی بھی ہو اور اخلاق کا عمدہ مظاہرہ بھی ہو۔ خود لوگ تمہارے اخلاق دیکھیں اور توجہ کریں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر زور دو۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بعض بدعات جب رائج ہو جائیں تو اصل تعلیم سے دور لے جاتی ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی اصل تعلیم انسان بھول جاتا ہے اور یہ بدعات پھر بعض دفعہ، بعض دفعہ کیا اکثر دین کو بگاڑتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑا کر دیتی ہیں۔ تمام سابقہ دین اپنی اصلی حالت کو اس لئے کھو بیٹھے کہ ان میں نئی نئی بدعات زمانے کے ساتھ ساتھ راہ پاتی گئیں اور پھر ان کو دور کرنے کے لئے کوئی نہ آیا اور آنا بھی نہیں تھا۔ کیونکہ...... نے ہی تا قیامت اپنی اصل حالت میں قائم رہنا تھا۔ اور جس نے آنا تھا وہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنہوں نے تمام قسم کی بدعات کو اور دین میں جو غلط رسم و رواج راہ پا گئے تھے ان کو حقیقی تعلیم کے ذریعہ سے دور فرمانا تھا۔ گو جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ یہ بدعات بھی بعض (۔) میں غلط طور پر راہ پا گئی ہیں اور بعض بدعات ایسی ہیں اور غلط طرزِ عمل ایسے ہیں جن کی وجہ سے شرک بھی داخل ہو گیا ہے۔ نہ صرف مخفی شرک بلکہ ظاہری شرک بھی بعض جگہ ہمیں نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ کے امام کو بھیج کر اس شرک اور بدعت سے (۔) کو محفوظ کرنے کے سامان بہم پہنچا دیئے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ محفوظ رہے گا۔ یہی بدعات جو (۔) میں راہ پا گئی ہیں، .... میں راہ پا گئی ہیں اور جو غلط طریقے جو ہیں

ان کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ آج کل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں۔ یہ چلّے اور وِرد، وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں۔ اصل طریقِ.........قرآنِ مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا، اور دعائیں توجہ اور انابتِ الی اللہ سے کرتے رہنا۔ بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے''۔ (یعنی نماز ہے تو سب کچھ ہے)۔

پس عام بدعات تو ایک طرف، حضرت مسیح موعود نے تو بعض وظائف وغیرہ کرنے اور ان وظائف پر زور دینے والوں کے عمل کو بھی بدعات کرنے والا قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے اصل چیز جو ہے وہ بھول جاتے ہیں۔ نماز جو اصل عبادت ہے وہ بھول جاتی ہے۔ وہ نماز بھول جاتے ہیں اور وِرد و وظائف پر زور شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی شیطانی عملوں میں سے ایک عمل بن جاتا ہے۔

ایک بزرگ کا قصہ آتا ہے کہ ان کی ہمشیرہ جو بہت نیک تھیں، نمازیں پڑھنے والی، تہجد گزار، دوسرے نوافل پر زور دینے والی۔ انہوں نے بعض مجلسوں میں جا کر یا لوگوں سے متاثر ہو کر وِرد اور ذِکر اور وظائف کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کر دی۔ اس طرف زیادہ مائل ہو گئیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ جو دن کے نوافل تھے وہ چھوڑ دیئے۔ ان بزرگ کو شک پڑا تو انہوں نے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ جی مَیں زیادہ اب وِرد اور وظائف کر لیتی ہوں۔ انہوں نے سمجھایا کہ یہ غلط طریق ہے۔ لیکن بہرحال نہیں سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ٹھیک کرتی ہوں۔ آہستہ آہستہ تہجد کی نماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ اس کی جگہ بھی ذکر شروع ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھو جو ذکر تم کر رہی ہو تمہیں شیطان ورغلا رہا ہے۔ اس لئے بچو۔ یہ کوئی خدا کا حکم نہیں ہے۔ اگر تم نے اس سے بچنا ہے تو تم لَاحَوْل پڑھا کرو، بچ جاؤ گی۔ کچھ عرصے بعد اس بزرگ خاتون نے دیکھا کہ فرض نمازوں کی طرف بھی میری بے رغبتی ہو رہی ہے تو پھر خود ان کو احساس پیدا ہوا۔ پھر انہوں نے شیطان سے بچنے کے لئے لَاحَوْل پڑھنا شروع کیا۔ (۔) پھر آہستہ آہستہ ان کی نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور وہ انہماک پیدا ہوا۔ پھر تہجد کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ پھر نوافل کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ تو بعض دفعہ انسان کو بعض باتوں کا پوری طرح علم نہیں ہوتا۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ مَیں بعض نیکیاں مَیں کر رہا ہوں ان کو کرنے کا بڑا فائدہ ہے۔ اور ذکر کرنے سے یا وِرد وظائف کرنے سے بڑا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ گو یہ بڑی اچھی بات ہے، ذکر کرنا چاہئے۔ ذکرِ الٰہی سے زبان تر رکھنی چاہئے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ نے فرائض بتائے ہیں وہ پورے کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے نوافل اور تہجد کی جو سنت قائم فرمائی اس کو کر کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں ہوں تب ٹھیک ہے۔ لیکن صرف ایک چیز پر زور دینا اور اصل فرائض کو چھوڑ دینا، سنت کو چھوڑ دینا، یہ غلط طریقِ کار ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ ھُو کی مجلسیں، ذکر اذکار کی مجلسیں بے شک بڑی پاکیزہ مجلسیں ہیں لیکن یہ جب ایک حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں تو پھر شیطان کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اصل نیکی وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جو توحید کے قیام کے لئے اہم ہے۔ پس بظاہر نیکی کرنے کی طرف توجہ دلانے والی باتیں جب بعض اوقات بدعات بن جاتی ہیں تو دوسری بدعات تو بہت زیادہ اثر ڈالتی ہیں۔ عام بدعات جو معاشرے پر اثر ڈالتی ہیں وہ تو ڈالتی ہی ہیں۔ لیکن یہ بظاہر نیکی کی طرف لے جانے والی جو بدعات ہیں یہ بھی انسان کو اصل فرائض سے محروم کر دیتی ہیں۔ اس لئے ایک احمدی کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ اپنے فرائض، نوافل، تہجد ضروری چیزیں ہیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے اور جن کی سنت ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ اور پھر دعائیں اور ذکر اذکار ہیں۔ تب ایک انسان حقیقی مومن بننے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اس معاشرے میں ان بدعات سے بچنے کے لئے ایک احمدی کو جہاد کے رنگ میں کوشش کرنی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ جدید ترقیات نے بعض برائیوں کو بھی پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اور بغیر سوچے سمجھے بعض لوگ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی ان باتوں میں ڈال دیتے ہیں جن کا علم ہی نہیں ہوتا کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی روح کیا ہے؟ بس دیکھا دیکھی معاشرے کے پیچھے چل کر وہ کام کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اگر اُس دعا کی طرف توجہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے کہ بعض باتیں جو لاعلمی میں ہو جاتی ہیں ان کے کرنے پر بھی اے اللہ ہمیں تیری بخشش چاہئے تو جب دعا نیک نیتی سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش ہوتی ہے تو پھر آئندہ انسان بعض برائیوں سے محفوظ بھی ہو جاتا ہے۔

بہرحال اس برائی کا جو آج کل مغرب میں ان دنوں میں بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے اور آئندہ چند دنوں میں منائی جانے والی ہے، اُس کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ halloween کی ایک رسم ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ احمدی بھی بغیر سوچے سمجھے اپنے بچوں کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتے ہیں، حالانکہ اگر اس کو گہرائی میں جا کر دیکھیں تو یہ عیسائیت میں آئی ہوئی ایک ایسی بدعت ہے جو شرک کے قریب کر دیتی ہے۔ چڑیلیں اور جِنّ اور شیطانی عمل، ان کو تو بائبل نے بھی روکا ہوا ہے۔ لیکن عیسائیت میں یہ راہ پا گئی ہیں کیونکہ عمل نہیں رہا۔ عموماً اس کو fun سمجھا جاتا ہے کہ بس جی بچوں کا شوق ہے پورا کر لیا۔ تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وہ کام چاہے وہ fun ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہئے۔ مجھے اس بات پر توجہ پیدا ہوئی جب ہماری ریسرچ ٹیم کی ایک انچارج نے بتایا کہ ان کی بیٹی نے ان سے کہا کہ halloween پر وہ اور تو کچھ نہیں کرے گی لیکن اتنی اجازت دے دیں کہ وہ لباس وغیرہ پہن کر، خاص costume پہن کے ذرا پھِر لے۔ چھوٹی بچی ہے۔ انہوں نے اسے منع کر دیا۔ اور پھر جب ریسرچ کی اور اس کے بارہ میں مزید تحقیق کی تو بعض عجیب قسم کے حقائق سامنے آئے۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ مجھے بھی کچھ (حوالے) دے دیں۔ چنانچہ جو مَیں نے دیکھے ان کا خلاصہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ اکثر بچے بچیاں مجھے سوال کرتے رہتے ہیں۔ خطوط میں پوچھتے رہتے ہیں کہ halloween میں شامل ہونے کا کیا نقصان ہے؟ ہمارے ماں باپ ہمیں شامل نہیں ہونے دیتے۔ جبکہ بعض دوسرے احمدی خاندانوں کے بچے اپنے والدین کی اجازت سے اس میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو بہرحال ان کو جو کچھ میرے علم میں تھا اس کے مطابق مَیں جواب تو یہی دیتا رہتا تھا کہ یہ ایک غلط اور مکروہ قسم کا کام ہے اور مَیں انہیں روک دیتا تھا۔ لیکن اب جو اس کی تاریخ سامنے آئی ہے تو ضروری ہے کہ احمدی بچے اس سے بچیں۔

عیسائیت میں یا کہہ لیں مغرب میں، یہ رسم یا یہ بدعت ایک آئرش اِزم کی وجہ سے آئی ہے۔ پرانے زمانے کے جو pagan تھے ان میں پرانی بدمذہبی کے زمانے کی رائج ہے۔ اس کی بنیاد شیطانی اور چڑیلوں کے نظریات پر ہے۔ اور مذہب اور گھروں کے تقدس کو یہ سارا نظریہ جو ہے یہ پامال کرتا ہے۔ چاہے جتنا بھی کہیں کہ یہ Fun ہے لیکن بنیاد اس کی غلط ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس میں شرک بھی شامل ہے۔ کیونکہ اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ زندوں اور مردوں کے درمیان جو حدود ہیں وہ 31؍اکتوبر کو ختم ہو جاتی ہیں۔ اور مردے زندوں کے لئے اس دن باہر نکل کے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ اور زندوں کے لئے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں۔ بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اسی طرح کی اوٹ پٹانگ باتیں مشہور ہیں۔ اور پھر اس سے بچنے کے لئے جو ان کے نام نہاد جادوگر ہوتے ہیں ان جادوگروں کو بلایا جاتا ہے جو جانوروں اور فصلوں کی ان سے لے کر ایک خاص طریقے سے قربانی کرتے ہیں۔ bonfire بھی اسی نظریہ میں شامل ہے تاکہ ان مُردہ روحوں کو ان حرکتوں سے باز رکھا جائے۔ ان مُردوں کو خوفزدہ کر کے یا بعض قربانیاں دے کر ان کو خوش کر کے باز رکھا جائے۔ اور پھر یہ ہے کہ پھر اگر ڈرانا ہے تو اس کے لئے costume اور خاص قسم کے لباس وغیرہ بنائے گئے ہیں، ماسک وغیرہ پہنے جاتے ہیں۔ بہرحال بعد میں جیسا کہ مَیں نے کہا، جب عیسائیت پھیلی تو انہوں نے بھی اس رسم کو اپنا لیا۔ اور یہ بھی ان کے تہوار کے طور پر اس میں شامل کر لی گئی۔ کیتھولکس خاص طور پر (یہ رسم) زیادہ کرتے ہیں۔

اب یہ رسم عیسائیت کی وجہ سے اور پھر میڈیا کی وجہ سے، آپس کے تعلقات کی وجہ سے تقریباً تمام دنیا میں خاص طور پر مغرب میں، امریکہ میں، کینیڈا میں، یہاں UK میں، جاپان میں، نیوزی لینڈ میں، آسٹریلیا وغیرہ میں، یورپ کے بعض ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ چھُپی ہوئی برائی ہے۔ جسے مغرب میں رہنے والے مسلمان بھی اختیار کر رہے ہیں۔ بچے مختلف لباس پہن کر گھر گھر جاتے ہیں۔ گھر والوں سے کچھ وصول کیا جاتا ہے تاکہ روحوں کو سکون

پہنچایا جائے۔ گھر والے اگر ان مختلف قسم کے لباس پہنے ہوئے بچوں کو کچھ دے دیں تو مطلب یہ ہے کہ اب مردے اس گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ ایک شرک ہے۔ بے شک آپ یہی کہیں کہ fun ہے، ایک تفریح ہے لیکن جو پیچھے نظریات ہیں وہ مشرکانہ ہیں۔ اور پھر یہ کہ ویسے بھی یہ ایک احمدی بچے کے وقار کے خلاف بات ہے کہ عجیب وغریب قسم کا حلیہ بنایا جائے۔ اور پھر گھروں میں فقیروں کی طرح مانگتے پھریں۔ چاہے وہ یہی کہیں کہ ہم مانگنے جارہے تھے یا چاکلیٹ لینے جارہے تھے لیکن یہ مانگنا بھی غلط ہے۔ احمدی کا ایک وقار ہونا چاہئے اور اس وقار کو ہمیں بچپن سے ہی ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ اور پھر یہ چیزیں جو ہیں مذہب سے بھی دور لے جاتی ہیں۔ بہرحال جب یہ منایا جاتا ہے تو پیغام اس میں یہ ہے کہ چڑیلوں کا وجود، بدروحوں کا وجود، شیطان کی پوجا، مافوق الفطرت چیزوں پر عارضی طور پر جو یقین ہے وہ fun کے لئے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انتہائی غلط نظریہ ہے۔ پس یہ سب شیطانی چیزیں ہیں۔ اس سے ہمارے بچوں کو نہ صرف پرہیز کرنا چاہئے بلکہ سختی سے بچنا چاہئے۔ ماضی قریب تک دیہاتوں کے رہنے والے جو لوگ تھے وہ بچوں کو جو اس طرح ان کے دروازے پر مانگنے جایا کرتے تھے اس خیال سے بھی کچھ دے دیتے تھے کہ مُردہ روحیں ہمیں نقصان نہ پہنچائیں۔

بہرحال چونکہ بچے اور ان کے بعض بڑے بھی بچوں کی طرف سے پوچھتے رہتے ہیں۔ اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ یہ ایک بدرسم ہے اور ایسی رسم ہے جو شرک کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر اس کی وجہ سے بچوں میں fun کے نام پر، تفریح کے نام پر غلط حرکتیں کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ ماں باپ ہمسایوں سے بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ ماں باپ سے بھی اور ہمسایوں سے بھی اور اپنے ماحول سے بھی، اپنے بڑوں سے بھی بداخلاقی سے پیش آنے کا رجحان بھی اس وجہ سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ بھی ایک سروے ہے۔ حتی کہ دوسرے جرائم بھی اس لئے بڑھ رہے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے ان میں جرأت پیدا ہوتی جارہی ہے۔ مغرب میں ہر برائی کو بچوں کے حقوق اور fun کے نام پر تحفظات مل جاتے ہیں، اجازت مل جاتی ہے اور مل رہی ہے لیکن اب خود ہی یہ لوگ اس کے خلاف آوازیں بھی اٹھانے لگ گئے ہیں۔ کیونکہ اس سے اخلاق برباد ہو رہے ہیں۔

پھر halloween کے خلاف کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سے بچوں میں تفریح کے نام پر دوسروں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کی برائی جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بڑھ رہی ہے اور جرائم بھی اس وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ ایک تو فلموں نے غلط تربیت کی ہے۔ پھر اگر عملی طور پر ایسی حرکتیں کرنے لگ جائیں اور ان کو تفریح کے نام پر بڑے encourage کرنا شروع کر دیں تو پورے معاشرے میں پھر بگاڑ ہی پیدا ہوگا اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور پھر ہمارے لئے سب سے بڑی بات جیسا کہ مَیں نے کہا مُردوں کو خدا کے مقابل پر کھڑا کرکے ان کے کسی بھی غلط عمل سے محفوظ کرنے کا شیطانی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا کرکے ایک شرک قائم کیا جارہا ہے یا بچوں کو تحفے تحائف دے کے ان کی روحوں کو خوش کیا جارہا ہے۔ یا جادوگروں کے ذریعہ سے جادو کرکے ڈرایا جارہا ہے۔ بہرحال یہ نہایت لغو اور بیہودہ تصور ہے۔

ایک مصنف ہیں ڈاکٹر گریس کیٹرمین، ایم ڈی، وہ اپنی کتاب You and your child's problems میں لکھتے ہیں کہ:

"A tragic, by-product of fear in the lives of children as early as preadolescence is the interest and involvement in super natural occult phenomena".

یعنی بچوں کی زندگی میں جوانی میں قدم رکھنے سے پہلے، اس عمر سے پہلے یا اس دوران میں خوف کی انتہائی مایوس کن حالت جو لاشعوری طور پر پیدا ہو رہی ہے وہ مافوق الفطرت چیزوں میں دلچسپی اور ملوث ہونے کی وجہ سے ہے۔

اب halloween کی وجہ سے جو بعض باتیں پیدا ہو رہی ہیں ان میں یہ باتیں صرف یہاں تک نہیں رکتیں کہ costume پہنے اور گھروں میں مانگنے چلے گئے بلکہ بعض بڑے بچے پھر زبردستی گھر والوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور دوسری باتوں میں، جرموں میں بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔ اور نتیجۃً پھر جہاں وہ معاشرے کو، ماحول کو ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں اور نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں وہاں ماں باپ کے لئے بھی دردِسر بن جاتے ہیں اور اپنی زندگی بھی برباد کر لیتے ہیں۔ اس لئے مَیں پھر احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ان باتوں سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ احمدی بچوں اور بڑوں کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھائیں۔ جو ہمارا مقصد ہے اس کو پہچانیں۔ وہ باتیں کریں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ مغربی معاشرے کا اثر اتنا اپنے اوپر نہ طاری کریں کہ بُرے بھلے کی تمیز ختم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی ذات کی بڑائی کو بھی بھول جائیں۔ اور مخفی شرک میں مبتلا ہو جائیں اور اس کی وجہ سے پھر ظاہری شرک بھی ہونے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے؟ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں؟ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو۔ اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو۔ اور اسی کی درد میں لذت ہو۔ اور اسی کی خلوت میں راحت ہو۔ اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ (الفاتحہ: 5)۔ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہنر نہیں مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجا لاتا ہے تب تو اس کے اس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے کہ اِهۡدِنَا (۔) (الفاتحۃ: 6-7)۔ یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے۔ حضرتِ احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے۔ چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 54-55)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ ان توقعات پر جو انہوں نے ہم سے رکھی ہیں پورا اترنے والے ہوں، اس پر کوشش کرنے والے ہوں، اپنی سی کوشش کرتے رہیں اور ہم کرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ فضل ہی فرمائے گا۔ اللہ کرے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مغل پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمد کلیم انور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 6 / اکتوبر 2010ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام افشاں انور عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم اور محترمہ امۃ القیوم صاحبہ مرحومہ آف مغل پورہ لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، نیک اور خادمہ دین بنائے اور خلافت احمدیہ سے مضبوط رشتہ قائم رکھنے والی ہو۔ آمین نیز دین و دنیا میں نیک نامی اور کامیابیوں سے ہمکنار ہو اور ہمیشہ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنی رہے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ناصرہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہن مکرمہ مصباح فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد اسد اللہ صاحب سانگھڑ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4 دسمبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام رانا مشہود احمد اسد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد شریف طاہر صاحب مرحوم سانگھڑ کا پوتا اور مکرم رانا مقبول احمد صاحب مصطفیٰ فارم کنری کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا کرے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے سُسر مکرم ملک ظفر احمد خاں صاحب 11 نومبر 2010ء کو بعمر 78 سال سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں انتہائی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے 12 نومبر 2010ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم ملک فضل کریم خاں صاحب سابق صدر محلہ محمد نگر لاہور کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ ایک لمبا عرصہ سول ایوی ایشن میں پاکستان کے علاوہ ابوظبی، دبئی، شارجہ وغیرہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ راولپنڈی میں مقیم ہوئے۔ آپ ذیابیطس کے مریض تھے۔ کچھ دن قبل گرنے کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ 10 نومبر کوان کا آپریشن تھا آپریشن تھیٹر لے جانے کے بعد شوگر زیادہ ہونے کی وجہ سے آپریشن ملتوی کر دیا گیا۔ بعدازاں پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے SHOCK میں چلے گئے اور اسی دوران اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم نے بیوہ مکرمہ امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ملک عبد الرحیم صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹے مکرم سعید احمد ظفر صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں اور وفات کے وقت تشریف نہ لا سکے۔ بیٹیوں میں مکرمہ ماہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر طارق صاحب حبیب بینک راولپنڈی ،مکرمہ طاہرہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرمہ سائرہ سلطان صاحبہ اہلیہ خاکسار شامل ہیں۔ نیز آپ نے 2 پوتیاں، 7 نواسے اور 4 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم قاری محمد امین صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق نائب ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ اور مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے سمدھی تھے۔ آپ کو 1970ء میں اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم جوشیلے احمدی تھے۔ مہمان نوازی آپ میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔ غرباء کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو جنت کے اعلیٰ درجے میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں۔

میرے بڑے بھائی ہومیو پیتھک ڈاکٹر مرزا محمد حمید بیگ صاحب پتو کی سینہ و دیگر اعضاء میں درد رہنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز میرے تایا زاد بھائی مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم امان اللہ امجد صاحب مربی سلسلہ دنیا پور ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نانا سسر مکرم مرزا عبداللطیف صاحب دارالصدر غربی حال جرمنی دل کی بیماری اور یورک ایسڈ بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ ترکہ مکرم فضل حسین صاحب)

مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم فضل حسین صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 17/22 دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے 2/7 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم محمد حسین صاحب مرحوم (بھائی)

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرم بشارت احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم سرور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

برطانیہ میں خواتین کو رائے دہی کا حق

1918ء میں برطانیہ میں خواتین کو حق رائے دہی دیے جانے کی تحریک اپنے انجام کو پہنچی اور 21 نومبر 1918ء کو شاہ برطانیہ نے اس بل کی توثیق کر دی۔ جس میں خواتین کو انتخابات میں حصہ لینے اور ووٹ ڈالنے کا حق دیے جانے کی سفارش کی گئی تھی۔ اس بل کی منظوری کے بعد 14 دسمبر 1918ء کو برطانیہ میں عام انتخابات منعقد ہوئے۔ ان انتخابات میں 30 سال سے زیادہ عمر والی خواتین نے پہلی مرتبہ ووٹ ڈالنے کا حق استعمال کیا اور 17 خواتین نے ان انتخابات میں حصہ بھی لیا۔ ان میں سے ایک خاتون انتخاب جیت کر پارلیمنٹ کی رکن بننے میں کامیاب ہوگئیں۔ اس خاتون کا نام کاؤنٹس مارکی وزتھا۔ انہوں نے ڈبلن کے حلقے سے کامیابی حاصل کی تھی۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-391/GH	GHP-383/GH	GHP-354/GH	GHP-324/GH	GHP-319/GH	GHP-55/GH
خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	امراض معدہ: بد ہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

عزیزی عاتکہ فرحت بنت مکرم عبدالغفور صاحب ربوہ عمر ڈیڑھ سال کی اوپن ہارٹ سرجری عنقریب متوقع ہے۔ احباب کرام سے اس بچی کی کامل صحت اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مبارک علی بٹ صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم رفیع احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ 30 نومبر 2010ء کو ایک حادثہ کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم مشہود احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب بنگالی مرحوم سابق کارکن نظارت مال آمد فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 14۔ دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:07

کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی واقع دارالصدر مین روڈ 60 فٹ پر رقبہ 1 کنال تین اطراف سے تعمیر شدہ گھروں میں گھری ہوئی۔ خوبصورت لوکیشن مع نہایت خوبصورت فرنٹ لان دو منزلہ نئی تعمیر شدہ 6 بیڈ روم مع اٹیچڈ باتھ دو بڑے ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ، ڈائننگ، امریکن کچن، Open Patio اور نیچے کشادہ صحن بڑی کار پارکنگ بیرونی باتھ کے ساتھ میٹھا پانی کا کنکشن، ہیٹ، فون، گیس۔

الیکٹرک سٹی کے دو میٹر کی سہولتوں کے ساتھ

رابطہ: 0321-7712480

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 042-37237516

بڑھتی مہنگائی کا توڑ
لیما سار جرمنی کی اور یجنل پوٹینسی مدر ٹنکچر رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 047-6212750

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹر استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیٹرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Visit Visa
Canada, USA بیرونی ممالک
Australia, UK & Europe
جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35164619/ 0302-8411770.

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
042-37223228
37357309
0301-4020572
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
ECO Star کمپنی کی LCD/TV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55"
کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔ LG پلازما "70 کمپنی ریٹ پر دستیاب ہے۔ فریج فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون نیز گیزر، اور انسٹنٹ گیزر 6 لیٹر، 8 لیٹر اور 10 لیٹر میں نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 5KVA سے 1-KVA
طالب دعا بقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز منیجر PEL)
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

امپورٹڈ میٹریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہوز پائپ بنے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینٹی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس: 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531